## نقش آغاز

# تحریک طالبان فتح کی دہلیز پر

الحمدللہ قندھار کے ریگزاروں اور احمدشاہ ابدالیؒ کے دیس سے جو کاروان دعوت وعزیمت امن وآشتی اور نفاذ نظام اسلام کے داعیوں کا چلا تھا، بالآخر تمام رکاوٹوں اور گھاٹیوں کو عبور کرتا ہوا مزار شریف کے دروازے پر نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ پہنچ گیا۔ ایک طویل اور تھکادینے والے انتظار کے بعد فرح وانبساط کی وہ گھڑی آپہنچی، اور افغانستان کے شمالی علاقہ جات بھی طالبان کے زیر نگین آہی گئے۔ اگر چہ اس دوران کئی نشیب وفراز درپیش آئے ہیں اور صلح ومذاکرات کی آڑمیں تحریک طالبان کے اہم رہنما اور روح رواں مولانا احسان اللہ احسان افغان وزیرخارجہ ملامحمد غوث اور شمالی علاقہ جات کے گورنر مولانا عبدالرزاق اور دارالعلوم حقانیہ کے اسی (۸۰) افغانی طلباءبھی گہری سازش کے نتیجہ میں گرفتارہیں۔ لیکن انشاء اللہ یہ تمام امتحانات اور صعوبتیں راہ حق کے متوالوں کے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔

یہاں پر یہ امر قابل تعجب ہے۔ کہ" اسلامی انقلاب کا داعی" اور" علمبردار" اور اپنے آپکو امریکہ کا بڑا "دشمن" قرار دینے والا ایران بھی طالبان دشمنی میں امریکہ کا ہم زبان وہم آواز ہے۔ فیاللعجب۔ اور پھر اس سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ پاکستان میں "اسلامی نظام" کی نفاذ کی" دعویدار" "جماعت" اس عظیم اسلامی حکومت کے قیام پر پریشاں اور چیں بجبیں ہے۔ اگرچہ اخبارات میں" وقتی مصلحت" اور" بدلتے موسم" کا ساتھ دیتے ہوئے اسکی جانب سے" شرماتے شرماتے" چند سطریں طالبان کی تائید میں آئی ہیں، لیکن کیا وجہ ہے؟ کہ اس جماعت کا وہ روایتی جوش و جذبہ نعرہ بازی اور" فتوحات" پر جشنوں کے منانے کا سلسلہ نظر نہیں آتا ...... اور دوسری طرف افغانستان میں اس" جماعت" کے حلیف وہم مسلک اور ہم مشرب حزب اسلامی کمیونسٹ جنرل فوزی اور اپنے ازلی دشمن احمد شاہ مسعود وربانی کے ساتھ آخری دم تک اس لشکرؐ محمدی کے ساتھ نبرد آزما ہونے کیلئے آپس میں " تجدید عہد وپیمان" کررہے ہیں۔ اور اسی طرح پاکستان کے" مشہور اخبار"۔جمعیت العلماء اسلام کے اکابرین کی تحریک طالبان کے ساتھ وابستگی ظاہر کرنے پر اپنے اداریوں میں سیخ پا نظر آتا ہے۔ اس کے جواب میں ہم اتنا عرض کرینگے کہ آپ کی مسلم لیگ جماعت تو پچاس سال میں پاکستان میں اسلامی نظام قائم نہ کرسکی۔ اگر پاکستان کے دینی

مدارس میں پڑھنے والے معصوم طلباء نے آج دنیا کی سپرطاقتوں کی مخالفت کے باوجود ایک اسلامی حکومت قائم کرلی ۔ تو اس پر یہ مروڑ کیوں ؟ آخر میں ہم جنرل حمید گل صاحب اور اعجاز الحق صاحب کیطرف سے یہاں دارالعلوم حقانیہ آکر طالبان کی حمایت کرنے پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ اور حکومت پاکستان کا طالبان کے حکومت کو تسلیم کرنے میں "تاخیر" بلکہ نہ "چاہنے" کے باوجود بھی بالآخر طالبان کی حکومت کو سب سے پہلے تسلیم کرنے پر ہم اس اقدام کو سراہتے ہیں ۔ اور اس کے ساتھ سعودی عرب اور متحدہ امارات کی جانب سے طالبان حکومت کو تسلیم کرنے پر مبارک باد پیش کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ باقی عالم اسلام کو بھی اسکو تسلیم کرنے کی توفیق عطاء فرمائے ۔

---

گذشتہ دوماہ سے عالم اسلام کا نشیمن ، برق حوادث وآفات کی زد میں ہے ۔ ابھی منیٰ کے جاں سوز واقعہ فاجعہ کے غم کی تپش سرد نہیں ہوئی تھی ، جس میں کہ ہزاروں کی تعداد میں حجاج کرام بے سروسامانی کی حالت میں صرف احرام کی دو سفید چادروں میں شعلوں کی زد میں آکر جاں بحق ہوگئے تھے ۔ اس دل گدازجاں سوز اور جگرخراش واقعہ پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے ۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ اس حادثے کے پس منظر میں کئی وجوہات اور اسباب وعلل کارفرماہیں ۔ مثلاً حجاج کرام کی بے پروائی اور غفلت اور باوجود منع کرنے کے گیس سلینڈر لیجانا بھی ایک بڑاسبب ہے ۔ اور اسکے ساتھ چند "اشرار" کی " ریشہ دوانیوں" کو بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا ۔ اور ہر چند کہ سعودی حکام حجاج کی ہرممکن خدمت میں پیش پیش رہتے ہیں ۔ لیکن اس موقع پر وہ انتظامات نہیں کئے گئے اور وہ تدابیر اختیار نہیں کی گئی تھیں جو لازمی تھیں ۔ اور انتہائی افسوسناک پہلو یہ بھی ہے کہ حرمین شریفین اور حجاز ،منیٰ میں بھی مغربی تہذیب وتمدن بذریعہ ڈش انٹینا اور ٹی وی کی وساطت سے اپنے برگ وبار پھیلا چکی ہے۔ کیا عجب کہ یہ قدرت کیطرف سے ہمارے لئے ایک تازیانہ عبرت ہو ۔اسکے بعد زلزلوں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوا۔جس میں بہت زیادہ افراد لقمہ اجل بن گئے ۔

---

اورابھی اسکے جھٹکوں سے سنبھلنے بھی نہیں پائے تھے کہ ہندوستان سے یہ جگر پاش خبرآئی کہ فخر العلماء بقیۃ السلف ادیب بے بدل محدث کبیر مناظر اسلام اور ماہنامہ " الفرقان" کے مدیر حضرت مولانا محمد منظور نعمانی قدس اللہ سرہ العزیز جوکہ " قافلہ عشاق" کے آخری سپہ سالاروں میں تھے ۔وہ بھی داغ مفارقت دے گئے ۔

جوبادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں کہیں سے آب بقائے دوام لے ساقی

۶۵م